

## 114609- مختلف علاقوں میں جمعہ کا وقت مختلف ہونے کی صورت میں جمعہ کے دن قبولیت والی گھری بھی متاثر ہوگی؟

سوال

میں جمعہ کے دن آخری لمحات میں قبولیت کی گھری کے بارے میں کس طرح یقین کر سکتا ہوں! چونکہ میں تمثال کے طور کویت میں رہتا ہوں، جبکہ امارات میں ہم سے آدھا گھنٹہ قبل آذان ہوتی ہے، اور سعودیہ میں ہم سے آدھا گھنٹہ بعد میں آذان ہوتی ہے، تو یہ وقت قبولیت کی گھری کیسے ممکن ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

جماعہ کے دن قبولیت کی گھری کے بارے میں سوال نمبر: (112165) میں تفصیلی لفظی گورنچی ہے، اور یہ وقت بہت تھوڑا سا وقت ہے جو کہ جمعہ کی آذان سے لیکر نماز مکمل ہونے تک، اور عصر کے بعد سے لیکر سورج غروب ہونے تک جاری رہتا ہے، جیسے کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس گھری کی تعین کے بارے میں کہے گئے اقوال میں سے انہی دو اقوال کو راجح قرار دیا ہے۔

دوم:

بلashہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف علاقوں میں نمازوں کے اوقات مختلف ہونے کے بارے میں بخوبی جانتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبولیت کی گھری سے مراد یہ تھی کہ دعا کی یہ گھری ہر علاقے کے اعتبار سے مختلف ہوگی، بلکہ ہر مسجد کے اعتبار سے الگ ہوگی، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ ایک ہی علاقے میں جماعہ کی نماز کا وقت مختلف ہو۔

چنانچہ شہاب الدین رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ذہن نشین رہے کہ: خطبہ کا وقت مختلف علاقوں میں الگ الگ ہو سکتا ہے، بلکہ ایک ہی علاقے میں مختلف ہو سکتا ہے، تو ظاہر یہی ہے کہ: جس جگہ بھی خطبہ ممبر پر بیٹھ جائے گا وہاں قبولیت کی گھری شروع ہو جائے گی اور نماز تک جاری رہے گی" انتہی

"نہایۃ الحاج الی شرح المہاج" (2/342)

رمی رحمہ اللہ نے جوبات بیان کی ہے متعدد علمائے کرام بھی اسی کے قائل ہیں، اور یہ ایسا مضموم ہے جس کے علاوہ کوئی اور مضموم درست نہیں ہو سکتا، رملی رحمہ اللہ نے اس کے بعد اپنی کتاب میں جو اس گھری کے بارے میں احتمال ذکر کیا ہے کہ کچھ علاقے کے لوگوں کو یہ گھری مل سکتی ہے، اور کچھ لوگوں کو نہیں مل سکتی، یہ احتمال درست موقف سے کوئی دور ہے؛ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ گھری کچھ لوگوں کیلئے ہو سکتی اور کچھ لوگوں کیلئے نہ ہو، اور اسی کو ابن حجر یتی شافعی نے درست موقف سے بعید، اور غلط قرار دیا ہے۔

ابن حجر یتی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

یہ صحیح ہے کہ قبولیت کی گھری امام کے ممبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز مکمل ہونے تک ہے، تو کیا یہ ہر خطبہ کیلئے الگ ہوگی؟ یا نہیں؟ کیونکہ خطبہ جماعہ کے اوقات مختلف ہوتے ہیں، تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ قبولیت کی گھری بھی متعدد بار آئے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"میرے دل میں کئی سالوں سے یہ بات آتی تھی، یہاں تک کہ میں نے ناشری رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے کچھ سے یہ نقل کیا ہے کہ: "اس سے یہ لازم آتا ہے کہ قبولیت کی گھڑی کچھ لوگوں کیلئے کوئی اور گھڑی ہو"

اور یہ بات واضح طور پر غلط ہے، اور انہوں نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ اور اس میں ان سے مزید بحث کی جا سکتی ہے۔

بھی وجہ ہے کہ چچھ متأخرین کہتے ہیں کہ: قبولیت کی گھڑی ہر خطیب اور اسکے سامنے کیلئے الگ ہے، جو کہ خطیب کے ممبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز مکمل ہونے تک جاری رہتی ہے، جیسے کہ حدیث میں صحیح ثابت ہے، چنانچہ اس گھڑی کے بارے میں احادیث ثابت ہونے کے بعد عقل کا کوئی عمل دخل نہیں ہے" اُنہی

"الفتاوی الفتنیۃ الحبری" (248/1)

شرعی نصوص سے دلیل یہ ہے کہ ان نصوص نے نمازوں کے مطابق قبولیت کی گھڑی بتلادی ہے، جبکہ اس گھڑی کی حد بندی کے بارے میں گفتگو پر گزر چکی ہے۔

اس گھڑی کا حکم دیگر بست سے احکام سے مبتدا ہے، مثال کے طور پر:

\* رات کی آخری تہائی میں اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے کا وقت، اور اس وقت سے متعلقہ فضائل۔

\* نماز فجر کے بعد بیٹھنے کی فضیلت، اور سورج طلوع ہونے کے بعد دور کعت پڑھنا، یہ بھی مساجد اور علاقوں کے اعتبار سے مختلف ہوگا۔

\* چاشت کی نماز کیلئے افضل وقت بھی اسی میں شامل ہے، چنانچہ کسی علاقے میں گرمی جلدی زیادہ ہو جاتی ہے تو وہاں اسی وقت میں چاشت کی نماز ادا کرنا افضل ہوگا، لیکن دیگر علاقوں میں اس وقت تک اگر گرمی زیادہ نہ ہوگی تو وہاں چاشت کی نماز کا افضل وقت ابھی شروع نہیں ہوگا، بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیگر علاقوں میں ابھی رات ہی ہو! اسکے علاوہ اور بھی بست سے اسی طرح کے مسائل میں، جنکی یہاں مثال دی جا سکتی ہے۔

بلکہ ان سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تمام نمازوں کے اوقات بھی اسی طرح ہیں، سحری و افطاری کے اوقات بھی ایسے ہی ہیں، جو کہ ہر علاقے اور ملک کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

واللہ اعلم۔